



الدكتور محمد احمد الصديقي

استاذ اللغة العربيّة والفارسيّة بجامعة الہ آباد

ترجمہ

مولانا محمد اسحاق "رونق"

ناظر التعليمات العربيّہ بالمدرسة السيّاح بالہ آباد

الناشران

محمد سراج الافاق الصديقي

محمد شمس الافاق الصديقي

قَالَ لَدَكْتُمْ مَدَامًا لَمْ تَدْرِي أَنَّ ابْنَتَهُ الصَّغِيرَةَ

سِرْجُ طَمَسَةٍ

عَيْنِي جُودًا وَإِلَيْكِ عَلَى سِرْجِ الْمَاضِيَةِ
يَكِيَّ الْعَيُونِ مَقَلَّتَنِي رَأَتْهَا لَسَائِيهِ
وَلَنْ تَعُودَ هُتَمُنَا وَلَنْ أَرَاهَا ثَانِيَهُ
وَلَنْ أَبُوسَ رَأْسَهَا فِي ذِي الْحَيَاةِ الْقَانِيَةِ
إِنْ شَقَّ قَلْبِي قِطْعَةً لَنْ أَدْبَعْتُهَا النَّاعِيَةِ
وَأُمُّهَا شَجِيحَةٌ كَيْبَةُ وَبَاكِيه
قَدْ شَقَقْتُ بِحَيُوبِهَا وَقَجَعَتْ مَوَاسِيَهُ
وَحَوْلُهَا صَوَاحِبٌ لِكُلِّهِنَّ وَاعِيَهُ
مَعَ الْهَبُولِ ذَائِمًا دُمُوعُهُنَّ جَارِيَهُ

منہ پر مولا نا محمد اسحاق رونق

ڈاکٹر محمد احمد صدیقی نے اپنی چھوٹی لڑکی (دوسرا) سراج فاطمہ ثریہ کہا

کرم کر رہا شک لے دیدہ تر سراج فروزاں کی خاموشیوں پر
رُلا چشمِ نم سب کو سیم رُلا تو جدائی میں اسکی قیامت اُٹھا تو
ضیاء بخش ہوگی نہ ہر گز بیاں وہ دوبارہ نظر آئے گی اب کہاں وہ
نہیں چوم سکتا کبھی میں سر اسکا یہ اس زندگی میں سیسرنہ ہوگا
ہوئے ٹکڑے سو میرے قلبِ خرب کے خیر دی جو مرنے کی اُس مہم میں
بسر کرتی ہے اُسکی اب اس طرح ماما شبِ روزِ مضطربِ روزِ گریاں
گریباں کئے چاکِ فرطِ الم میں کیا مبتلا غمگساروں کو غم میں
قریب سکے یہ عورتیں جس قدر ہیں سبھی نوحہ خواں ہیں سبھی نوحہ گریں
سبھی اُسکے ہمراہ ماتم گناں ہیں لگتا تارا نکھول سے آنسو رواں ہیں

ذِيكَ خُزْنٍ أَضْرَحْتُ يَقْلِبُهَا بِسَرَّاجِيهِ
 نَيْكِي عَلَيْكَ شَجَرَةٌ وَتَسْمُهُمُ اللَّيَالِيهِ
 إِنِّ الْأَيْنِ وَالرَّيْنِ وَالْحَنِينِ كَاوِيهِ
 فِي قَلْبِهَا لَزْفَرَةٌ رَائِحَةٌ وَعَادِيهِ
 فِي كُلِّ لَيْلٍ لَا يُلِ لَا بَاكِيه إِلَّا هِيهِ
 مِنَ الْكُرُوبِ دَائِمًا فَأَنْهَا لَنْ اِرْكِيهِ
 كَانَهُ تَمَكَّنَتْ يَقْلِبُهَا الزَّيَانِيهِ
 وَهَلْ عَلِمْتَ مَا هِيهِ فِي الْقَلْبِ تَارُحَامِيهِ
 يَا مَوْتُ مَا أَجْفَاكَ مِنْ مُعَانِدٍ جَفَانِيهِ
 مَدَّ عَيْنِي عَنِّي يَا ابْنِي شُونَ عَيْنِي جَارِيهِ
 قَدْ عَيْلَ صَبْرِي يَا ابْنِي فَهَلْ لَنَا مَوَا سِيهِ
 وَيْلِي عَلَيْكَ وَيْلَمَةٌ وَاحْشَرْنَا يَا قَاصِيهِ
 وَمَدَّ مَرَضْتُ بَعْتَهُ إِنِّي فَقَدْتُ الْعَافِيهِ
 أَلْبَقْتُ مَا حَازَتْ يَدِي لَمْ يُعْنِ عَنِّي مَا لَمِيهِ

وہ ہے مشتعل تش رنج و کلفت نہیں پاتا اک لمحہ دل اس کا راحت
 تے غم میں روتی ہی رہتی ہی دن بھر بسکرتی ہے راتیں بیدار ہو کر
 یہ رونے کی آواز پردہ و مضطر لگاتی ہے سودا غ دل پر جگر پر
 ترا درد و غم دل میں ٹھون سر ہے تے غم میں بقیاب شام و صبح ہے
 ہوئی رات تاریک جب در کالی سوا اس کے کوئی نہیں دے والی
 مسلسل غموں سے عجب سبکی ہے شب روز وہ شمع سی جل رہی ہے
 شب روز علم ہے وہ اسکے دل کا فرشتے مسلط ہیں دوزخ کے گویا
 خبر ہے تجھے کچھ یہ کیا ماجرا ہے کوئی شعلہ دل میں ہے جو جل رہا ہے
 کوئی تجھ سالے موت ظالم نہیں ہے عدوئے ستمگار بہتر کہیں ہے
 ہوئی توجہ جب اے بنت خوش رو بے جا ہے ہیں آنکھوں سے آنسو
 رہا صبر کا بھی نہ باقی سہارا کوئی ہے تسلی مجھے دینے والا
 تری حسرتوں سے رہا میں خالی صد افسوس مجھ سے جدا ہوئی والی
 ہوا جب حملہ وہ تجھ پر مرض کا کبھی میں نے دم بھر نہ آرام پایا
 کیا خرچ میں نے جو کچھ مال و زر تھا کوئی فائدہ اس کا لیکن نہ دیکھا

لَمْ يَنْفَعِ الطَّبِيبُ إِذْ أَنْتَ عَلَيْهِ الْقَلْبِيَّةُ
عَاشَتْنَا قَلِيلَةً مُضِيَّةً وَمَضَائِيَّةً
لَكُنْتَ فِينَا مَعَ بَرْقِ فِي السَّحَابِ السَّارِيَّةِ
أَوْ كَالشَّرَازِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ يَا سِرَاجِيَّةُ
أَوْ كَنَسِيمِ الصُّبْرِ فِي أَيَّامِ حَرِّ حَامِيَّةِ
أَوْ كَزُهَيْرَةٍ تَرَى قَبْلَ الزُّهَاءِ ذَاوِيَّةِ
أَمَا ذَكَرْتَ يَا ابْنَتِي أَوْصَرْتَ أَنْتِ نَاسِيَّةِ
إِذْ جِئْتِ مِنْ كُلِّتِي فَكُنْتَ أَنْتِ آتِيَّةِ
إِلَى أَبِيكَ دَائِمًا بِاسْمَةِ وَسَاعِيَّةِ
دَافِعَةً لِهَمُّومِهِ قَمَالَهُ مِنْ أَسِيَّةِ
الآنَ مَنْ يَأْتِي إِلَى صَاحِبِكَا بِنَا بِيَّةِ
الآنَ مَنْ يَسْخَطُنَا مُؤَلِّيَا فِي زَاوِيَّةِ
بَعْدَ أَخٍ فَكَارَقْتَنَا فَهَلْ لَنَا مِنْ بَاوِيَّةِ
كَأَنَّهُمَا ضَمَّتْ عَلَى إِبَائِهِ يَا ذَاوِيَّةِ

نہ پہنچا طبیعتوں سے پھر نفع کوئی قضا دھونڈتی تیرے سر پر جو پہنچی
 تیرے ہمیشہ کی زندگی تھوڑی مدت سراج منیر و منور کی صورت
 یہی ہم میں تو صورت برق مضطر جو غائب ہو بادل میں فوراً چمک کر
 نظر آئی اس طرح اے ماہِ یارہ شبِ تار میں جیسے اڑتا ستارہ
 دمِ صبحِ یصلن گریا میں جیسے نیم سحر تھی ہے ہلکے ہلکے
 مرے پاس مثلِ شکوفہ رہی تو مگر میں کھلے ہائے مرجھا گئی تو
 تجھے یاد کچھ اب ہے لے نیک دختر فراموش یا کر گئی تو سر اسر
 یونیورسٹی سے جب آتا تھا میں گھر محبت سے آتی تھی بے چین ہو کر
 ہمیشہ سے پاس یکبارگی تو تیرے وہ کرتی ہوئی دوڑتی تو
 پریشانیوں کو مرے دود کرتی مگر حیف اب ہے نہ غمخوار کوئی
 اب اُٹے گی میری طرف کوئی ٹھکر وہ پہنچے گی ہنستی ہوئی کون در پر
 خفا ہوگی نہ ٹھکر گی اب کون مجھ سے کھڑی ہوگی اب کون گشتے میں گھر کے
 ہوئی تو بھی بھائی کے بعد اپنے خست رہا کچھ نہ باقی بجز رنج و حسرت
 مصیبت پہ پھر اک مصیبت یہ آئی کون تجھ سے کیا حال لے جاؤالی

قَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنَّكَ لَكَ لِكُلِّ مَوْجِدٍ شَافِيَةٌ
 وَسَاطَنَتُ أَتَسَا تَصَلِّي بِنَارِ حَامِيَةٍ
 لَوْ كُنْتُ فِي مَن بَيْنَنَا فِي رَاحَةٍ وَعَافِيَةٍ
 وَلَمْ يَكُنْ لِي مَا سِوَا مَوْبَهَةٍ مِنْ صَافِيَةٍ
 وَقِطْعَةٍ يَا بَسَةً مِنْ خُبْرَةٍ وَنَاجِيَةٍ
 لَكَ لَكَ خَيْرًا مِنْ حَيَاةٍ فِي الْقُصُورِ الْعَالِيَةِ
 هَلْ لَكَ أَرَاكَ يَا ابْنَتِي لَا عِيَّةَ وَلَا هِيَّةَ
 مُفْرِحَةٍ فَرَحَانَةٍ سَاعِيَةٍ وَسَائِيَةٍ
 وَهَهُنَا لُعْبَابَةٌ وَلَا أَسْرَى مُلَاهِيَةٍ
 وَكُنْتُ نَوَسَ عَيْنِنَا فَأَيْنَ أَنْتِ تَاوِيَةٍ
 أَنِّي خَلَلْتُ فِي الثُّرَى وَصِرْتُ فِيهِ تَاوِيَةٍ
 سَاكِتَةٌ صَامِتَةٌ مَسْرُورَةٌ وَنَاصِيَةٍ
 فِي جَوْفِهِ أَلَمْ تَرَى دَسِيقَةَ لَيْلِ الدَّالِجِيَّةِ
 دَعَى نَشْفِكَ نَظْرَةً تَلَطَّفًا بِسَرَّاهِيَةٍ

سمجھتا تھا دل تجھ سے مسرور ہوگا تجھے دیکھ کر میرا غم دور ہوگا
 خیر کب تھی اس کی بسر یوں دنگا کہ پیا تش رنج و غم میں جلوں گا
 اگر ہم میں تو دل کی راحت بھی ہوتی تجھے عیش کے ساتھ صحت بھی ہوتی
 نہ ہوتا مرے پاس اے پیاری بیٹی۔ بجز آب شیریں بجز آب صافی
 جو ہوتا بھی تو خشک روٹی کا ٹکڑا جسے بیٹھ کر گھر کے گوشہ میں کھانا
 تو ہوتا کہیں بہتر اس زندگی سے گزرتی جو محلوں میں فرط خوشی سے
 کبھی کیا نہ دیکھوں گا اے لختِ دل میں تجھے شوق سے کھیل میں مشتعل میں
 وہ خوش کہ ناسب کے وہ خوش ناجی ہیں زیادہ دونا چھے سجھے خوشی میں
 یہ گویا تری دیکھ رکھی ہوئی ہے مگر اس سبب تو کہاں کھلتی ہے
 بتا مجھ کو نورِ نظر تو خدا را کہاں جانے کا کر رہی ہے ارادہ
 پسند آیا کیوں کر یہ گوشہِ حذر کا کہ منزلِ گزریا تو ہوئی نہیں تنہا
 سکوت و خاموشی کا تجھ پر ہے علم مگر کھپ بھی لبِ بزمِ مستم ہے ہر دم
 خیال اسکا کچھ تجھ کو آتا نہیں کیا کہ چھایا ہے اس میں بلا کا اندھیرا
 ورا دیکھنے کی مجھے رہے اجازت زرا راہِ کرم اے سراجِ اپنی صورت

قُلُوبُنَا كَاظِمَةٌ دَائِبَةٌ وَدَا مِيه
اَبِصَّتِ الْعُيُونُ مِنْ اَحْزَانِنَا يَا قَاصِيه
اَلْاَحْيَرُ فِي عَيْشِنَا اِذَا اَنَّى بِاللِّدَاهِيَه
اَبَدُ مَا لَدَا اِنْدُ اِنَّا الْعُيُونُ يَا كِيَه
حَيَاتُنَا وَ مَوْتُنَا لِمَوْتِهَا مُسَاوِيَه
بَلْ بَعْدُهَا يَا صَاحِبِي لَنَا الْحَيَاةُ هَا وَ يَه
وَمَا طُنْتُ يَا ابْنَتِي اَنَّى اَسْرَاكَ خَافِيَه
وَلَوْ عَلِمْتُ مَا يَأِي مِنَ الْكُرُوبِ الْقَاسِيَه
لَمَا هَجَرْتَنِي وَلَا تَرَكْتَنِي لِدَاهِيَه
تَرْفِقِي تَلَطَّفِي تَرْحَمِي سِرَاجِيَه
عَطَى اَبَاكَ وَعَظَمَ مُفِيدَهُ وَوَافِيَه
اِذَا اَنْتَ بَعَيْنِهَا وَخَاطَبْتُ مُوَاسِيَه
وَاِنَّمَا اَوْصَتْ بِهِ مِنَ الْعَطَاةِ السَّامِيَه
نَصَاحٍ قَدْ رُصِّعَتْ بِالْاَيَةِ الْقُرْآنِيَه

مرا حال یہ سوز غم سے ہوا ہے کہ دل خون ہو کر بہا جا رہا ہے
 ہوئیں غم میں تیرے سفید آنکھیں میری کہاں ہے کہاں تیرا دم بونوالی
 اب اس زندگی کی مجھے کیا مستر جولائی ہو سر پر بلا کی مصیبت
 بغیر اسکے کیا آئے جینے میں لذت رواں ہر دم آنکھوں سے ہو شک حشر
 جیوں یا مردوں ہیں یہ دونوں برابر رہی جب نہ دنیا میں نیک اختر
 پس مرگ دختر کون کیا میں ہمدم حیات دور درہ ہے مثل جہنم
 گماں بھی نہ تھا اسکے نیک بیٹی مرے جیتے جی ہائے تو بولے گی
 خیر تجھ کو ہوتی جو میرے الم کی مرے درد دل کی مرے بچ و غم کی
 تو ہرگز نہ تنہا مجھے چھوڑ جاتی مرے پاس رہتی مرا غم بھلائی
 دل خستہ کو میرے کچھ دے سہارا تلافی ترحم سر اج اب خدا را
 کراے لخت دل کچھ پیر کو نصیحت جو ہو دیر رحمت سرا یا ہدایت
 میں نے کہا تو وہ پھر پاس آئی تسلی تشفی کی صورت بتائی
 وہ پتہ ملیند اور عالی نصیحت کہنے اس نے جو کچھ بطور وصیت
 تھے قرآن کے وہ مضامین سارے جنہاں کر لیں سلیم ایمان والے

تَأْخُذُ بِالْقُلُوبِ قُلْ
كَمَا سَأَلْتُمْ عَوَازَ نَصِيتُمْ
أَلَا أَفِيقُ أَفِيقُ
أَمَا قَرَأْتَ بَيِّنَاتِي
فَكُنْ صَبُورًا فِي الدُّنَا
لِيَكُنْ تَقْوَلُ بَيِّنَاتِي
يَا أَهْلَ يَوْمِ الْحُشْرِهَا
فَفِيهِ مَا قَدْ مَنَّ اللَّهُ
أَنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي لَأَكُونُ
تَمَّازِي تَكُونُ دَاخِلًا
وَتَحْتَهَا تَرَى الْعُيُونَ
فَاشْرَبْ وَكُلْ بِمَاعَمِلْتَ فِي الْقُرُونِ الْخَالِيَةِ
رَزَقًا هَنِيئًا سَائِغًا
وَأَنَّا مُوْتَى يَا أَيُّ
مَشِئْتُهُ الْهَيْهَةِ

يَعْمَلُ بِهَا أَنَا سَيِّئُهُ
أَشَدُّهَا كَمَا هِيَ
أَقْلُ أَنَا عَلَانِيَةٍ
أَبَّ النَّفُوسَ فَانِيَةٍ
عَلَى الْخُطُوبِ الْغَاشِيَةِ
بَعْدَ الْحَيَاةِ الْفَانِيَةِ
وَمَا قَرَأْتُ كِتَابِيهِ
مِنَ الْفِعَالِ الْعَالِيَةِ
لَأَقِيًا حِسَابِيهِ
جَنَانًا عَالِيَةٍ
وَالنُّهُورُ جَارِيَةٍ
فِي الْقُرُونِ الْخَالِيَةِ
مِنَ الْقُطُوفِ الدَّائِيَةِ
مَشِئْتُهُ الْهَيْهَةِ

جو چہ جائز لہیں شے تماشینو عمل جن پر کرنا ہے لازم بشیر
 ستو خاشی سے جو میں سن چکا ہوں عیاں ہو ہو اُس کو میں سہا ہوں
 کہا ہوش میں پہلے آپ اپنے آئیں تو پھر میں کہوں بر ملا ساری باتیں
 یہ غمخوار قرآن میں توڑ چاہے جو ہے صاحب نفس اُس کو فنا ہے
 بسر کھینچے آپ صبر و خوشی سے کروں عرض جو کچھ خیال اس کا رکھے
 کہ میدان محشر میں جس وقت آئیں تو آپ اہل محشر کو دیکھیں وہ راہ
 کہ اے حشر والو اِدھر آؤ دیکھو عمل نامہ اچھی طرح میرا پڑھ لو
 مرے جتنے اعمال آئیں ہیں لکھے خدا کے کرم سے وہ سب اچھے نکلے
 مجھے خوف دنیا میں ہر لحظہ رہتا حساب اپنے کاموں کا دنیا پر لگا
 تو پھر آپ محشر سے شاداں علیں گے بہشت بریں میں قامت کریں گے
 کہ پائیں ہیں جس کے نرے روا ہیں وہ بیتے ہوئے چشمے لاکھوں جاں ہیں
 خور و نوش کے واسطے پھر ملے گا صلہ عذنی کے حسن عمل کا
 طوام لذیذ اور رزق گوارا جو لکھے ہوئے خوشیوں سے کیا ہے کما
 کہوں وجہ کیا اور اپنی قضا کی مشیت خدا کی غنی مرضی خدا کی

حَتَّى الْمَعَادِ فَإِن تَنْظُرْ فَإِن تَنظُرْ
فَلَا تَكُنْ وَلَا تَنْحُ وَلَا تَنْحُ
فَإِنَّهَا مَعْصِيَةٌ إِلَى الْجَحِيمِ دَاعِيَةٌ
أَمَّا الْفِعَالُ الْبَاغِيَةُ فَلَنْ تَكُونَ تَاجِيَةً
أَصْبَحَ إِلَى آتِيَةٍ عَنِ الْمَعَاصِي نَاهِيَةٌ
إِنَّ الْأُنَاسَ أَجْمَعِينَ فِي الْعُصُورِ الْمَاضِيَةِ
لَمَّا عَصَوْا فَأَهْلَكُوا فَهَلْ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ
فَاعْصِ لِهَوَى وَارْمِ مَعَا صِيَهُ بَعْدَ قَالِيَةٍ
أَلَا تَرَى عَادًا أَنَا هُلِكُوا بِرِيحِ عَاتِيَةٍ
كَأَنَّهُمْ بِدُنُوبِهِمْ أَحْمَارُ تَحُلُ خَاوِيَةٍ
فَبِئْسَ تَمُودٌ إِذْ عَتَوْا كَمَا تَرَى بِالطَّاعِنَةِ
فَهَلْ هَذِهِ تَذَكُّرَةٌ فَعُوا بِأَذْنِ وَاعِيَةٍ
طُوبَى لِمَنْ يَحْفَظُهَا فَإِنَّهَا لَكَا فَيَفِيهِ

کریں جس تک انتظار آپ میرا ملوں گی وہاں ہیں کتنی ہوں عذر
 نہ ماتم مرا کیجئے آپ اصلاً غلط راہ چلئے نہ ہرگز خدارا
 یہ راستہ ہے وہ جس پہ چلنا خطا کہ سوائے جہنم یہ سیدھا گناہ ہے
 جو قوس جہاں میں خدا کی ہیں پائی نجات اُن کی روز قیامت ہوگی
 مری بات سنئے ذرا گوش دل سے خطائوں سے بچئے گناہوں سے بچئے
 وہ افراد انسان کے جس قدر تھے گزشتہ زمانے میں جتنے بشر تھے
 خدا کی اطاعت سے جب سرکشی کی رہا پھر دنیا میں ان میں اک بھی
 لگا گناہوں سے بچتے رہو تم اور ان کو حقارت دیکھا کرو تم
 رہے غاصد دالے جہاں میں باقی فنا ہو گئے جب ہوا سخت آبی
 مئے اپنے جرموں کے باعث وہ ایسے درخت آندھبوں میں کھڑے جیسے
 نمود اپنے ہاتھوں ہلاکت کو پہنچے گناہوں میں حد سے بہت بڑھ گئے تھے
 یہ پند نصیحت ہیں قابل عمل کے ستو گوش دل سے ستو گوش دل سے
 خدائے تبارک اسے شاد رکھے مری اس نصیحت کو بویاؤ رکھے

وقال ايضا

ذَهَبْتُ يَوْمًا حَزِينًا إِلَى الْقُبُورِ الْيَاسِيَةِ
مُوحِشَةً سَاكِنَةً حَيْثُ تَوَتُّ شِرَاجِيَّةٌ
قُلْتُ الْخَيْرَانِ لَهَا وَالْعَبْرَاتُ جَارِيَةٌ
يَا سَاكِنِي دَارِ الْيَلَى مُدْحِشَةً وَخَالِيَةً
هَلْ فِيكُمْ مِنْ خَابِرٍ عَنْ تَوْرَاعِيْنِي الْبَاكِئَةِ
هِيَ الَّتِي عَاشَتْ مَعِيَ فِي نَعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ
الآنَ فِي جَوَارِكُمْ مُقِيمَةٌ وَثَاوِيَةٌ
فَلَمْ يُجِيبُونِي فَأَبْتُ بِالدُّمُوعِ الْجَارِيَةِ
إِذَا أَصْرَمُوا الْبُرْكَانَ ثُمَّ أَحْرَقُوا إِلَّا مَا بَقِيَ
فَيُخْرِجُ اللَّهُ لَهُمْ وَهَذِهِ دُعَائِيَّةٌ

201

Session No. 201

:- (نامی پریس ۱۳۱۱ء شاہ گنج الہ آباد) :-